میدان حشر کے 5 سوال

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد۔ فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید: لیس للانسان الا ماسعی۔صدق اللہ العظیم

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہے ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد اور معافی چاہتے ہیں۔اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔اور اپنے نفسوں کے شر اور کاموں کی برائی سے اللہ ہی کی پناہ چاہتے ہیں۔کیونکہ خدا جس کو ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کردے اسے پھر کوئی راہ دکھانے والا نہیں۔ہم سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ ہی ایک سچا معبود ہے اسکے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے وہ اکیلا ہے اور اس بات کی بھی گواہی دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

برادران اسلام! یہ ہم پر اللہ تعالی کا احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں ایمان کی دولت سے سرفراز فرمایا۔بلاشبہ یہ بہت بڑی نعمت ہے جو ہمیں کسی کوشش کے بغیر مل گئی ہے۔اللہ تعالی ہمیں اس ایمان پر قائم رکھے اور اسی پر خاتمہ فرمائے۔ہمیں اس بات کا شعور ہونا چاہئے کہ اللہ نے ہمیں جو زندگی دی ہے اس زندگی کا ہمیں اس کو حساب دینا ہے۔ہم اپنی زندگی میں غیر ذمہ دار بالکل نہیں ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مشہور حدیث ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ حشر کے میدان میں ہر ہر شخص سے پانچ سوال کئے جائیں گے اور جب تک وہ ان پانچ سوالوں کے جواب نہ دے لے گا' مجال نہیں کہ وہ خدا کے حضور سے قدم ہٹا سکے۔

1-اس نے اپنی زندگی کن کاموں میں لگائی۔

2-اپنی جوانی کو کن کاموں میں کھپایا۔

3-مال و دولت کن ذرائع سے حاصل کیا۔

4-مال و دولت کن کاموں میں خرچ کیا۔اور

5-جو علم حاصل تھا اس پر کہاں تک عمل کیا۔

بہت جلد وہ دن آنے والا ہے جب ہم اور آپ حشر کے میدان میں کھڑے ہوں گے اور ان سوالوں کے جوابات دے رہے ہوں گے' کس قدر خوش نصیب ہے وہ شخص جو اس زندگی میں ان سوالوں کے صحیح جوابات تیار کر رہا ہے اور ان سوالوں کو سامنے رکھتے ہوئے شعور کی زندگی گزار رہا ہے۔زندگی آپ کو بھی ملی ہے' جوانی کی نعمت سے آپ بھی نوازے گئے ہیں' مال و دولت کے آپ بھی مالک ہیں' مال آپ بھی خرچ کر رہے ہیں' آپ کو بھی بہت کچھ علم حاصل ہے اور آپ بھی عمل کر رہے ہیں۔سوچئے آپ کیا جوابات تیار کر رہے ہیں اور کل خدا کو خوش اور مطمئن کرنے کے لئے کیا کچھ کر رہے ہیں؟

اصلی زندگی آخرت ہی کی زندگی ہے۔دنیا کی زندگی بہت مختصر اور فانی ہے۔آخرت کی زندگی ہمیشہ رہنے والی ہے، وہاں کا سکھ بھی ہمیشہ کا ہے اور وہاں کا دکھ بھی دائمی ہے۔دنیا کی اس قلیل زندگی میں آپ کے رب نے آپ کو مہلت اور موقع دے رکھا ہے کہ آپ اپنی کوششوں سے اپنے لئے آخرت کی جیسی زندگی چاہیں بنالیں۔ہمیشہ کا سکھ بھی آپ اپنے لئے فراہم کرسکتے ہیں اور ہمیشہ کا دکھ بھی آپ کے اعمال کا ہی نتیجہ ہوگا۔آپ ہر لمحہ دنیا کی زندگی سے دور اور آخرت کی زندگی سے قریب ہو رہے ہیں، اور آپ کو شعور ہو یا نہ ہو آپ کی زندگی ان پانچ سوالات کا جواب تیار کر رہی ہے۔یہ جوابات خدا کے فضل سے آپ کو حسن انجام سے ہمکنار بھی کرسکتے ہیں اور یہی جوابات آپ کو خدا کے غضب میں گرفتار بھی کرسکتے ہیں۔

مسئلہ آپ کی اپنی زندگی کا ہے، اس کا تعلق کسی اور سے نہیں بلکہ آپ سے اور صرف آپ سے اس کا تعلق ہے اور آپ کو ہی اسے حل کرنا ہے، کوئی دوسرا اگر اس کے حل کرنے میں اپنا سب کچھ کھپا دے، تب بھی آپ کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا، اور اگر آپ اپنے مسئلہ کو ٹھیک ٹھیک حل کرنا چاہیں تو دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی آپ کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ یہ آپ کا ذاتی اور شخصی مسئلہ ہے۔ آپ ہی اس کے ذمہ دار ہیں اور آپ کو ہی اپنے کیے کا اچھا یا برا انجام دیکھنا ہے۔ آپ اس پر سوچنے کی زحمت اٹھائیں یا نہ اٹھائیں آپ کی زندگی بہرحال ان سوالات کے جوابات تیار کر رہی اور اپنے وقت پر یہ جوابات بہرحال پیش ہوں گے۔

پھر معاملہ اس خدا سے ہے جس کے علم سے کوئی ذرہ پوشیدہ نہیں ہے۔ آسمان کی فضائیں ہوں یا زمین کی تہیں، پہاڑوں کی چٹانوں کے سینے ہوں یا سمندر کی اتھاہ گہرائیاں، جہاں کہیں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے علم میں ہو رہا ہے۔ وہ عادل و حکیم ہے اس کے یہاں کسی کے ساتھ ناانصافی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ آپ نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی تو یقیناً اس کا صلہ آپ کے سامنے آئے گا اور ذرہ بھر برائی کی ہوگی تو کا بدلہ آپ کو بھگتنا پڑے گا۔ نہ آپ اس کی گرفت سے بچ کر کہیں بھاگ سکتے ہیں، نہ اسے دھوکا دے سکتے ہیں، نہ غلط بیانی یا چرب زبانی سے اسے مطمئن کر سکتے ہیں' نہ دنیا میں واپسی کا امکان ہے' نہ مزید مہلت ہی مل سکتی ہے' نہ خدا کے فیصلے کو چیلنج کیا جا سکتا ہے۔ حشر کا فیصلہ اٹل ہے' سنجیدگی سے سوچیے کہ آپ کیا فیصلہ چاہتے ہیں۔ آج ہی آپ کو موقع حاصل ہے آج آپ دارالعمل میں ہیں۔ کل دارالحساب میں ہوں گے اور عمل کی مہلت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکی ہوگی۔

اب ذرا آپ اپنی زندگی کے شب و روز کا جائزہ لے کر دیکھیے کہ آپ کس قسم کے جوابات تیار کر رہے ہیں۔ حدیث شریف کے مطابق جو پہلا سوال میدان حشر پوچھا جائے گا وہ آپ کی ساری زندگی سے متعلق ہے۔ آپ سے اور آدم کے ہر بیٹے اور بیٹی سے اللہ پوچھے گا کہ زندگی کیسے گزاری؟۔ اگر آپ کل روز حشر بالکل صحیح جواب دینا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو قران سے پوچھنا پڑے گا کہ میں اپنی زندگی کو کیسے گزاروں، اور نبی کریم ﷺ کے اسوہ سے رہنمائی لینی پڑے گی آپ کی زندگی کا مشن اور ویژن کیا ہونا چاہئے۔ آپ کی سیرت جس قدر نبی ﷺ کی سیرت سے قریب ہوگی، اتنا ہی صحیح جواب آپ دے پائیں گے۔ دوسرا سوال جوانی کے بارے میں ہوگا کہ جوانی کا سنہرا دور آپ نے کہاں کھپایا۔ یہاں غور کرنے کی بات یہ کہ زندگی میں جوانی بھی آجاتی ہے لیکن خاص طور پر الگ سے یہ سوال کیوں کیا جائے گا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جوانی عمر کا ایک خاص پیریڈ ہوتا ہے جس میں جوش و ولولہ ہوتا ہے، خواہشات و امنگیں ہوتی ہیں، منصوبوں کو عمل میں لانے کیلئے جسم و جان کی بہترین توانائیاں ہوتی ہیں۔ چنانچہ آپ انقلابات کی تاریخ پڑھیں گے تو پتہ چلے گا کہ وہ نوجوان ہی تھے جنھوں نے انقلابات کو ہمیشہ اپنا گرم خون دیا۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عظیم اسلامی انقلاب برپا کیا اس میں بھی نوجوان صحابہ پیش پیش رہے تھے۔ وہ نوجوان خوش قسمت ہیں جن کی جوانیاں دین کے تقاضوں کے مطابق کھپ رہی ہیں۔ اگر آج ہمارے نوجوان بے فائدہ اور لایعنی امور میں اپنے وقت کو، اپنی صلاحیتوں کو اور اپنی توانائیوں کو صرف کر رہے ہیں تو انہیں سوچنا چاہئے کہ وہ اللہ کے سامنے پہونچنے سے کس قسم کا جوب تیار کر رہے ہیں۔

کیا آپ کو کبھی اس سوال نے لرزایا کہ آپ نے مال کہاں خرچ کیا۔ بظاہر یہ کتنا معمولی سا سوال ہے' مگر یہ ہرگز معمولی سوال نہیں ہے' اس سوال پر آپ کی آخرت بننے اور بگڑنے کا مدار ہے۔ اچھے اچھے دیندار اور باشعور افراد بھی اکثر اس سوال کی اہمیت کو محسوس نہیں کرتے اور انہیں یہ حقیقت لرزہ براندام نہیں کرتی کہ ہم جس طرح اور جن کاموں میں اپنا مال خرچ کر رہے ہیں' اس کے بارے میں کل خدا کے حضور کھڑے ہو کر ہمیں خدا کو جواب دینا ہے۔

آپ پابندی سے زکوٰۃ دیتے ہیں' صدقہ و خیرات میں بھی خرچ کرتے ہیں اور کبھی تنگ دلی اور بخل کا مظاہرہ نہیں کرتے لیکن یہ بھی اطمینان کر لیجئے کہ آپ

جہاں جہاں اور جس طرح خرچ کررہے ہیں، ٹھیک ٹھیک خدا کی مرضی کے مطابق کررہے ہیں یا نہیں، کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ دین کی ضرورت اور خدا کی مرضی کچھ اور ہو اور آپ کا طرز عمل کچھ اور ہو۔

آپ نے حج ادا کرلیا، اور خدا نے آپ کو اتنا دیا ہے کہ بار بار آپ نفلی حج کریں، اس میں کیا شک ہے کہ بیت اللہ کی حاضری مومن کے لئے بہت بڑی سعادت ہے۔آپ بار بار اس سعادت سے بہرہ ور ہورہے ہیں۔آپ کے پڑوس میں ایک بیوہ ہے جو نان شبینہ کو محتاج ہے، محلّہ ہی میں ایک دق کا مریض ہے جس کے کئی بچے ہیں، خستہ حال، فاقوں کے مارے، تعلیم وتہذیب سے محروم آپ کی بستی میں کتنے ہی نوجوان واہی تباہی گھوم رہے ہیں نہ ان کے روزگار کا کوئی بندوبست ہے، نہ ان کی تعلیم وتربیت کا، ان کی آوارگی اور بے راہ روی نہ صرف معاشرے کے لئے وبال جان ہے بلکہ ان کا وجود اسلام کے لئے بھی بدنامی کا باعث ہے۔دق کے اس مریض نے آپ کو متوجہ بھی کیا، بیوہ نے بھی اپنی خستہ حالی آپ کو بتائی، نوجوانوں کی بے راہ روی سے بھی آپ کو روشناس کرایا گیا، لیکن آپ نے کوئی نوٹس نہ لیا۔آپ کو تو یہ دھن ہے کہ بیت اللہ کی زیارت کرآئیں۔

آپ کے ادارے میں کتنے ہی ملازم مالی پریشانی سے تنگ آکر خودکشی کرنا چاہتے ہیں، کتنوں کی ضرورتیں پوری نہیں ہوئیں تو مجرمانہ زندگی گزارنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔انہوں نے آپ کو اپنی خستہ حالی اور پریشانی کا حال سنانا چاہا تو آپ نے جھڑک دیا۔لیکن اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں کہ آپ پبلک کے لئے مسافرخانہ کھول رہے ہیں تاکہ مسافروں کو تکلیف نہ ہو۔کیا آپ کا یہ طرز عمل خدا کے نزدیک قابل قبول ہوسکتا ہے؟

بھائیو! آپ کا کام صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ آپ راہ خدا میں خرچ کریں، یہ بھی آپ کی ذمہ داری ہے کہ صحیح مصارف میں خرچ کریں۔بے شک مال آپ کا ہے، لیکن آپ اگر خدا کی راہ میں خرچ کرکے خدا سے صلہ چاہتے ہیں تو خدا کے دین سے یہ بھی معلوم کیجئے کہ میں پیسہ کہاں صرف کروں اور کسطرح صرف کروں۔اپنے ذوق کی تسکین اور اپنے نفس وقلب کے اطمینان کے لئے خرچ کررہے ہیں تو خدا سے صلہ کی طلب نہ کیجئے۔خدا سے صلہ تو اس شخص کو مل سکتا ہے جو خدا کی مرضی کے مطابق خرچ کرے۔دین کے بتائے ہوئے مصارف میں صرف کرے اور دین کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق خرچ کرے۔برادران اسلام! کل روز حشر اللہ تعالی ہم سے یہ سوال بھی پوچھے گا کہ ہم نے دین کا جو علم حاصل تھا اس پر کہاں تک عمل کیا۔ہم لوگ اللہ اور رسول کی کتنی ہی باتیں سنتے اور سناتے ہیں گویا ہمیں زندگی کے سب معاملات میں یہ اچھی طرح پتہ ہے کہ ہمیں کونسے کام کرنے ہیں اور کن کاموں سے رک جانا ہے۔اب اگر ہم وہ کرنے لگیں جن سے ہم کو رک جاتا چاہئے اور وہ کام نہ کریں جو لازماً کرنے کے ہیں تو پھر ہم کو سوچنا چاہئے کہ کل اللہ کے سامنے ہم کیا جواب دیں گے۔

سامعین کرام یہ پانچ سوالات بڑے اہم ہیں۔اپنی زندگی میں ہمیشہ ان سوالات کو سامنے رکھ کر آخرت کی تیاری کرنے کی ضرورت ہے۔ان سوالات کو ایک مرتبہ اپنے ذہنوں میں تازہ کرلیں۔

پہلا سوال جو روز حشر میں اللہ ہر ایک سے پوچھے گا، اپنی زندگی کن کاموں میں لگائی، دوسرا، اپنی جوانی کن کاموں میں کھپائی، تیسرا، مال کہاں سے حاصل کیا، چوتھا مال کن کاموں میں خرچ کیا اور پانچواں اور آخری سوال جو علم حاصل تھا اس پر کہاں تک عمل کیا۔اللہ تعالی ہمیں ان سوالات کی ٹھیک ٹھیک تیاری کرکے اس کے حضور پہونچنے کی توفیق عطا کرے۔آمین۔وما علینا الا البلاغ